صورتِ حال

ازبکستان میں "انسانی حقوق" کی شدید خلاف ورزیاں

متعدد بین الاقوامی تنظیموں کی رائے ہے کہ انسانی حقوق کے حوالے سے وسطی ایشیا میں ازبکستان کا ریکارڈ بدترین ہے۔ انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کے نمائندوں کو ازبکستان جانے کی اجازت نہیں مل سکی یا ان کے نمائندوں کو اسلام کریموف کی آمرانہ حکومت نے ملک سے نکال باہر کیا ہے۔

حکومت ازبکستان نے انسانی حقوق کی ان گنت شدید خلاف ورزیاں کی ہیں۔ حکومت مخالف رہنماؤں پر جانی حملے ہوئے ہیں، ان کی تذلیل کی گئی ہے اور انہیں مقدمہ چلائے بغیر قید و بند میں ڈالا گیا ہے۔ ان میں سے بعض کو خصوصی عقوبت خانوں میں رکھا گیا ہے۔

حزبِ نہضت اسلامی کے رہنما عبداللہ عطاء، جن کی گرفتاری کے بارے میں پریس میں بارہا خبریں آچکی ہیں، ابھی تک جیل میں ہیں۔ انہیں دسمبر ۱۹۹۳ء میں اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب وہ نمازِ عصر کی ادائیگی کے لیے مسجد جا رہے تھے۔ ان کے معمّر والد نے جو علاقے کے معزّزین میں شمار ہوتے ہیں، تھانے، خفیہ پولیس کے دفتر اور صدرِ مملکت کی خصوصی سیکورٹی کونسل سمیت متعدد وزارتوں سے رابطہ قائم کیا مگر انہیں اپنے بیٹے کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہے؟ عبداللہ عطاء کو فرضی نام سے جیل میں رکھا گیا ہے اور اس فرضی نام کو صرف حکّام ہی جانتے ہیں۔ ان کے قریبی دوستوں کا کہنا ہے کہ صرف وہی نہیں بلکہ کم و بیش اکیس دوسرے علماء اور ائمہ مساجد بھی ان کے ہمراہ پسِ دیوارِ زنداں ہیں۔ یہ لوگ گزشتہ آٹھ ماہ میں گرفتار ہوئے اور عبداللہ عطاء کی طرح ان پر بھی کوئی مقدّمہ نہیں چلایا گیا۔

مذہبی مراسم کی ادائیگی اور اظہارِ رائے کی آزادی پر پابندیاں بڑھ گئی ہیں۔ سیکورٹی فورسز نے قوّت کا استعمال کرتے ہوئے مساجد کے لاؤڈ اسپیکر اتروا دیے ہیں۔ نئی مساجد کی تعمیر یا پرانی مساجد کی مرمّت کے لیے ازحد سخت قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔ بڑی مساجد سیکورٹی فورسز کے محاصرے میں ہیں اور دوسری تمام مساجد پر کڑی نظر رکھی جاتی ہے۔ جہاں تک نئی مساجد کی تعمیر کا تعلق ہے، طویل دفتری کارروائیوں کے باعث اجازت کا حصول عملاً ناممکن بن گیا ہے۔ چونکہ سیمنٹ، سریا اور دوسرا عماراتی

سامان حکومت کے کنٹرول میں ہے اور کھلی منڈی میں دستیاب نہیں، اس لیے مسلمان خوف زدہ ہیں کہ وہ عمارتی سامان کی خریداری پر کہیں گرفتار نہ کر لیے جائیں۔ وسطی ایشیا کے کئی حصوں میں لوگ اپنی جیب سے مساجد کی تعمیر کر رہے ہیں۔ تاشقند اور سمرقند میں حکام کے ایماء پر بہت سے مدارس جبراً بند کر دیے گئے ہیں، انہیں معاشرے پر مدارس کے اثرات سے خوف ہے، تاہم وادی فرغانہ اور قراکالپک میں حکام کو مساجد اور مدارس بند کرنے کی کوششوں میں مقامی آبادی کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا ہے۔

مبیّنہ طور پر جنابِ اسلام کریموف بڑھتی ہوئی دینی لہر کو دبانے کے لیے مسلم اور غیر مسلم ممالک مثلاً اسرائیل اور ہندوستان سے تعاون کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے افغانستان کے جنرل دوستم سے فوجی تعاون طلب کیا ہے۔ مبیّنہ طور پر تاجکستان کے بحران میں ازبک طیاروں نے کمیونسٹ حکمرانوں کی طرف داری میں تاجک شہریوں پر کم از کم بیس بار بم گرائے ہیں۔ تاجکستان کے بحران میں اسلام کریموف اور بورس یلسن نے بڑا کردار ادا کیا ہے۔

ازبکستان کے ذرائع ابلاغ — ٹیلی وژن، قومی اخبارات اور ریاست کے زیرِ انتظام ریڈیو — اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے اور خطرناک پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔ مسلم ممالک کے دوروں میں جناب اسلام کریموف ازبک ریڈیو اور ٹیلی وژن کے مذہبی پروگراموں کی بہت تعریف کرتے ہیں مگر ان میں سے زیادہ تر پروگرام غیر مسلم اور مخالف اسلام پروڈیوسر پیش کرتے ہیں اور یہ پروگرام بہ مشکل مسلمانوں کی کوئی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ بہت سے پروگراموں میں اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑایا گیا ہے، مسلمانوں کی اس طرح تذلیل سے مستقبل میں سنگین صورتِ حال پیدا ہو سکتی ہے۔

جناب اسلام کریموف کی واحد تشویش یہ ہے کہ تاجکستان جیسی صورتِ حال پیدا نہ ہونے دی جائے جس سے ان کی قیادت خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس لیے وہ اپنی صدارت کو طول دینے کے لیے ہر اقدام کر رہے ہیں، تاہم ان کی حکومت کی مخالفت بڑھ رہی ہے اور ازبکستان میں سیاسی تبدیلی قریب تر محسوس ہو رہی ہے۔ (بہ شکریہ سنٹرل ایشیا بریف - لیسٹر)